قادیانی غیر مسلم ہیں۔ جنوبی افریقہ کی عدالت عظمیٰ کا فیصلہ:

شکست و ذلت قادیانیوں کا مقدر ہے۔ پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار دئیے جانے کے بعد قادیان مسلسل اس کوشش میں رہے کہ عالمی سطح پر وہ مسلمانوں کے اس متفقہ فیصلہ کو کالعدم قرار دلوائیں۔ انہوں نے مختلف فورمز پر یہ کوشش بھی کی مگر الحمدللہ انہیں ہر فورم اور ہر محاذ پر ذلت و پسپائی کا منہ دیکھنا پڑا۔ گزشتہ ماہ جنوبی افریقہ میں اسی قسم کے ایک مشہور مقدمہ کے فیصلہ نے بھی ان کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ تفصیلات کے مطابق۔

جنوبی افریقہ کی سب سے بڑی عدالت کے فل بینچ نے قادیانیوں کو مسلمان تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہوئے قادیانیوں کے خلاف تاریخی فیصلہ دیدیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق جنوبی افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن میں مقیم قلیل تعداد میں قادیانیوں نے اپنے آپ کو مسلمان تسلیم کرانے اور وہاں کی مساجد میں زبردستی داخل ہونے اور مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانیوں کو دفن کرانے کی کوشش کی، جس پر کیپ ٹاؤن کی تمام مساجد کے آئمہ اور علماء پر مشتمل مسلم جوڈیشل کونسل نے قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کا اعلان کر دیا۔ چنانچہ حال ہی میں قادیانیوں نے اس کے خلاف کیپ ٹاؤن کی عدالت عالیہ میں مقدمہ دائر کر دیا، جس میں بنیادی حقوق کا سہارا لے کر مطالبہ کیا گیا کہ عدالت ان کو مساجد میں داخلہ، مدارس سے استفادہ اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کے حقوق دلائے۔ جس پر کیپ ٹاؤن کی عدالت عالیہ نے فیصلہ صادر کر دیا کہ قادیانی (احمدی لاہوری) چونکہ مسلمان ہیں لہذا ان کے مسلم حقوق بحال کئے جائیں۔ مسلمانوں نے عدالت کے اس فیصلہ کو مسترد کرتے ہوئے اس کے خلاف عدالت عظمیٰ میں اپیل دائر کر دی۔ یہ مقدمہ عدالت عظمیٰ کے پانچ ججوں پر مشتمل فل بینچ کے سامنے پیش ہوا اور اس کی طویل سماعت کے بعد عدالت عالیہ کی طرف سے قادیانیوں کو مسلم قرار دینے کے فیصلہ کو مسترد کرتے ہوئے واضح کیا کہ کسی کمیونٹی کے مذہبی عقائد کے بارے میں فیصلہ خود کمیونٹی کے علماء اور ماہرین عقائد ہی کر سکتے ہیں جو اس عقیدہ کے محافظ اور امین ہیں۔ سیکولر یا دنیاوی عدالت کے لئے غیر موزوں ہے کہ وہ فیصلہ صادر کرے کہ کون مسلمان ہے کون مرتد ہے۔ کسی فرد کو مذہب کے دائرہ سے خارج کرنے کا حق بھی علماء کو حاصل ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے اس مقدمہ کی پیروی جنوبی افریقہ کے مشہور وکیل اسماعیل محمد اور اٹارنی احمد چوہان نے کی جبکہ ان کی معاونت اور گواہ کے طور پر سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے ڈاکٹر محمود احمد غازی کے علاوہ جسٹس محمد افضل چیمہ، جسٹس محمد تقی عثمانی، مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور ڈاکٹر حبیب الحق ندوی نے کی۔

(خبریں لاہور ۲۸ فروری ۱۹۹۶ء)

اس مقدمہ میں مسلمانوں کی رہنمائی کرنے والے مذکورہ علماء اور قانونی ماہرین کو ہم مبارکباد پیش